مزار پر حاضری دینے کا طریقہ

ریفرنس نمبر: Sar-7734
تاریخ: 04-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ کیا ہے۔ نیز مزار شریف یا ان کے اوپر رکھی ہوئی چادر کو چوم سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مزاراتِ اولیاء منبعِ انوار و تجلیات ہوتے ہیں، ان پر حاضری دینے سے دلوں کو راحت ملتی ہے اور بے شمار دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، لہٰذا ہر خلافِ شرع طریقے سے بچتے ہوئے باادب انداز میں حاضری دینا مستحسن یعنی اچھا عمل ہے۔ مزار شریف پر حاضری کا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ مزار کے پائنتی یعنی پاؤں کی جانب سے آئے اور مواجہہ یعنی چہرے کی طرف مزار سے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو اور درمیانی آواز میں سلام عرض کرے، پھر قرآن خوانی وغیرہ، خواہ فاتحہ شریف اور چند بار درود پاک ہی پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا مانگے، پھر سلام کرکے یونہی واپس آجائے، جہاں تک مزار شریف یا اس کے اوپر رکھی ہوئی چادر چومنے کی بات ہے، تو اس سے بچنا چاہیے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں: ادب یہی ہے کہ مزار شریف سے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر حاضری دی جائے اور مزار شریف چومنے سے بچا جائے۔

مزارات پر جانا مستحسن عمل ہے، نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شہدائے احد کے مزار پر ہر سال تشریف لے جایا کرتے تھے، چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے: "کان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یاتی قبور الشھداء عند راس الحول فیقول "السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" قال: وکان ابوبکر وعمر وعثمان یفعلون ذلک" ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سال کے شروع میں شہداءِ احد کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور فرماتے: "السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمْ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، جلد3، صفحہ381، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بزرگانِ دین کے مزارات پر جا کر ایصالِ ثواب کرنا اور ان کے وسیلے سے دعائیں مانگنا اسلاف کا طریقہ رہا ہے، جیسا کہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 972ھ) لکھتے ہیں: "لم یزل العلماء و ذوو الحاجات یزورون قبرہ و یتوسلون عندہ فی قضاء حوائجھم ویرون نجح ذالک منھم الامام الشافعی رحمہ اللہ لما کان ببغداد فانہ جاء عنہ انہ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وجئت الی قبرہ وسالت اللہ

عندہ فتقضی سریعا "ترجمہ: ہمیشہ سے علماء اور حاجت مند لوگ امام اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار کی زیارت کرتے اور اپنی حاجتیں پورا کرنے کے لیے آپ کا وسیلہ پیش کرتے رہے ہیں اور اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھتے ہیں، انہی علما میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، جن کے متعلق یہ بات مروی ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب میں بغداد میں قیام پذیر تھا، تو امامِ اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے برکت حاصل کیا کرتا تھا، **جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو میں امام اعظم کے مزار پر آتا اور دو رکعتیں پڑھتا، پھر ان کی قبر مبارک پر حاضری دیتا اور وہاں اللہ پاک سے دعا کرتا، تو فوراً میری حاجت پوری ہو جاتی۔**

(الخیرات الحسان، صفحہ 72، مطبوعہ مکتبۃ السعادۃ، مصر)

مزار پر حاضری کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: مزاراتِ شریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب عرض کرے "السّلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک، آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار، پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے، تو سورہ یٰس اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قراءت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کو نذر پہنچا، پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کر کے واپس آئے، **مزار کو نہ ہاتھ لگائے، نہ بوسہ دے اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 522، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور مزار کو بوسہ دینے کے متعلق شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1052ھ) لکھتے ہیں: "ہاتھ سے قبر کو نہ چھوئے اور نہ اُسے بوسہ دے اور نہ جھکے اور چہرے پر قبر کی مٹی نہ ملے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔"

(مترجم اشعۃ اللمعات، جلد 2، صفحہ 924، مطبوعہ فرید بک سٹال)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "جمہور علماء (قبر کو بوسہ دینا) مکروہ جانتے ہیں، تو اس سے احتراز ہی چاہیے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 526، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

02 رجب المرجب 1443ھ / 04 فروری 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے